

## 81122 - اپنے ذمہ اخراجات واجب والے شخص کو زکاة دینا جائز نہیں

### سوال

میں عورت ہوں اور اپنے ملک کے علاوہ کسی اور ملک میں رہتی ہوں میرے سات بچے ہیں، میں ہر برس مغرب میں رہائش پذیر اپنی والدہ کو فطرانہ ارسال کرتی ہوں، علم میں رہے کہ ان کا خرچ میں ہی برداشت کرتی ہوں، کیا اس کے لیے زکاة جائز ہے یا نہیں؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

علماء کرام کا اتفاق ہے کہ فرضی زکاة - جس میں فطرانہ بھی شامل ہے - کسی ایسے شخص کو دینی جائز نہیں جس کا خرچ بھی صاحب زکاة کے ذمہ ہو جیسا کہ والدین اور اولاد ہے۔

المدونة میں درج ہے:

"مجھے میرے مال کی زکاة کے متعلق بتائیں کہ میں امام مالک کے قول کے مطابق کسے دے سکتا ہوں اور کسے نہیں؟

ان کا جواب تھا:

امام مالک رحمہ اللہ کا قول ہے: آپ اپنے ان رشتہ داروں کو زکاة مت دیں جن کا خرچ آپ کے ذمہ ہے " انتہی

دیکھیں: المدونة ( 1 / 344 ).

اور کتاب الام میں امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور ( اپنے مال کی زکاة ) والد والدہ اور دادا دادی نانا نانی کو مت دے " انتہی

دیکھیں: الام للشافعی ( 2 / 87 ).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور فرضی زکاة میں سے والدین اور والدین کے والدین یعنی دادا نانا اور دادی نانی چاہے جتنے بھی اوپر کی نسل میں ہوں مت دے، اور نہ ہی اولاد اور پوتوں اور نواسوں کو "

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ ( 2 / 509 ) .

اور ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اہل علم اس پر متفق ہیں کہ والدین کو اس حالت میں زکاة دینی جائز نہیں جب والدین خرچ کے محتاج ہوں اور اولاد پر ان کا خرچ لازم ہو؛ کیونکہ انہیں زکاة دینے کی صورت میں وہ اخراجات سے مستغنی ہو جائیں گے اور یہ زکاة دینے والے سے ساقط ہو جائیگا، اور اس زکاة کا فائدہ زکاة دینے والے کو ہو گا، چنانچہ یہ تو ایسے ہی ہوا کہ اس نے زکاة اپنے آپ کو ہی دی اس لیے یہ جائز نہیں؛ بالکل اسی طرح کہ وہ اس زکاة سے اپنا قرض اتار دے " انتہی .

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

اقرباء و رشتہ داروں کو فطرانہ دینے کے بارہ میں کیا حکم ہے ؟

شیخ کا جواب تھا:

" رشتہ دار و اقرباء کو فطرانہ اور زکاة دینی جائز ہے؛ بلکہ کسی اور کو دینے کی بجائے رشتہ داروں کو دینا زیادہ بہتر ہے؛ کیونکہ رشتہ داروں کو دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی .

لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اس کی ادائیگی میں اپنے مال کا بچاؤ اور حمایت نہ ہو، یہ اس میں کہ جب یہ فقیر جسے وہ زکاة دے رہا ہے اس کا نفقہ اور خرچ زکاة دینے والے پر واجب ہوتا ہو، تو اس حالت میں اس کی کسی ضرورت کو پوار کرنے کے لیے زکاة دینا جائز نہیں .

کیونکہ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس نے زکاة ادا کر کے اپنا اصل مال بچایا ہے جو اس کی ضرورت پورا کرنے کے لیے خرچ ہونا تھا، اور یہ جائز اور حلال نہیں .

لیکن اگر اس کا خرچ زکاة دینے والے پر واجب نہیں تو وہ اسے زکاة دے سکتا ہے، بلکہ اسے زکاة ادا کرنا کسی دور والے شخص کو زکاة دینے سے افضل و بہتر ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" آپ کا اپنے قریبی شخص کو صدقہ دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی " انتہی

اس بنا پر آپ - اے سوال کرنے والی - کے لیے اپنی والدہ کو زکاة دینی جائز نہیں، بلکہ آپ زکاة کے علاوہ مال سے

اپنی والدہ پر خرچ کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی روزی میں برکت عطا فرمائے اور کشادہ کرے اور بہتر و اچھی روزی عطا فرمائے۔

واللہ اعلم .